Name - Jair Rashid
Asst. Professor (Urdu) RN COLLEGE
HAJIPUR, BRABU, MUZAFFARPUR

موضوع - مثنوی سحرالبیان - میرحسن

B.A (H) - PART - II

# مثنوی "سحر البیان"

مثنوی نگاری کا ابتداء ہندوستان میں دکنی کی شاعری میں ہوئی۔ ~~[illegible]~~ مشہور ہے کہ اوائل میں قطب شاہ فرمانروائے پہلی مثنوی لکھی۔ اس کے بعد غواصی نے سیف الملوک اور لطفی نے متعدد مثنویاں تصنیف کیں۔ حکیم سید ہاشمی نے یوسف زلیخا لکھی۔ بعد میں ولی گجراتی، شاہ مبارک آبرو سراج اورنگ آبادی وغیرہ نے کچھ اچھی مثنویاں لکھیں۔

اس کے بعد میر و سودا نے بھی متعدد مثنویاں لکھیں۔ ان کے علاوہ میر اثر و جرأت نے بھی چند مثنویاں لکھیں۔ اسی زمانے میں میر حسن نے "سحر البیان" کی تصنیف کی جو اردو کی بہترین مثنویوں میں سے ایک ہے۔

مثنوی "سحر البیان" نواب آصف الدولہ کے عہد میں لکھی گئی۔ اس کی تازگی و شگفتگی آج بھی باقی ہے اور غالباً ہمیشہ رہے گی۔ اس کی شہرت کے بعد تقریباً سبھی شعراء کو متاثر کیا اور انہوں نے اس صنف میں طبع آزمائی کی۔ لیکن جیسا کہ خود میر حسن نے دعویٰ کیا تھا کوئی اور مثنوی اس کی بلندی کو نہ پہنچ سکی۔

"سحر البیان" نازک خیالی، تشبیہات و استعارات



Scanned with CamScanner

کی لطافت، اسلوب بیان کی بے ساختگی اور زبان کی شستگی
کے لحاظ سے قابلِ قدر مثنوی ہے۔ مناظر کشی اور تجزیہ جذبات
میں 'سحر البیان' کا مرتبہ بہت بلند ہے۔
بیانیہ شاعری کے لحاظ سے 'سحر البیان' بڑا بلند پایہ رکھتی ہے۔
بیانیہ شاعری واقعہ نگاری اور داستان طرازی دونوں ہے۔
'سحر البیان' میں پورا منظر اپنے تمام تر جزئیات کے اور جملہ
حالات و جذبات کے تفصیلی تجزیے کے ساتھ آنکھوں کے سامنے
گھوم جاتا ہے۔ اس کی یہی خصوصیات اسے شاہکار بناتی ہے۔
'سحر البیان' کے اصل کردار دو ہیں: شاہزادہ بے نظیر اور
بدر منیر جو قصے کے ہیرو اور ہیروئن ہیں۔ اس کے علاوہ
کچھ اور ضمنی کردار مثلاً ماہ رخ پری، فیروز شاہ اور نجم النساء
موجود ہیں۔
میر حسن نے جزئیات نگاری کا پورا حق ادا کیا ہے۔ وہ
جس منظر یا کیفیت کو پیش کرتے ہیں اس کا کوئی پہلو چھوٹتا
نہیں ہے۔ ان کی حیثیت ایک ایسے نقاش کی ہے جو خود
اپنے ارادے سے قلم کو حرکت نہیں دیتا بلکہ محض داخلی

تاثرات کے زیر اثر اس میں جنبش و حرکت پیدا ہوتی ہے۔
انسان کی یہ خصوصیت صرف جذباتی تجزیے تک محدود نہیں ہے بلکہ خارجی
مناظر کو بھی وہ اسی تکمیل کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ مثلاً ~~نجم آفندی~~
ڈومنی کے ~~جولن بننے~~ کی نقاشی

بندھا سر پہ جوڑا اٹھی زرد شال
کمر کی لچک اور ٹھمک کی وہ چال
وہ مہندی کا لاکھا جو لوٹے چھڑے
وہ پاؤں میں گھنگرو کے دو دو کڑے
چلی واں سے دامن اٹھاتی ہوئی
کڑے کو کڑے سے بجاتی ہوئی

داخلی نقاشی یا مصوری کی بھی ایک مثال دیکھیں جہاں بدر منیر بے نظیر
سے جدا ہوتی ہے۔

خفا زندگانی سے ہونے لگی
بہانے سے جا جا کے سونے لگی
نہ اگلا سا ہنسنا نہ وہ بولنا
نہ کھانا نہ پینا نہ لب کھولنا
جہاں بیٹھنا پھر نہ اٹھنا اسے
محبت میں دن رات گھلنا اسے
کہا گر کسی نے "بی بی چلو"
تو اٹھنا اسے کہہ کے ہاں جی چلو
کہا گر کسی نے کچھ کھائیے
کہا "خیر بہتر ہے منگوائیے"

سحر البیان میں صرف صداقتِ بیان ہی نہیں بلکہ زورِ بیان بھی ہے جو
چستیٔ قافیہ میں خوب عیاں ہوتا ہے ۔ مثلاً

دوپٹے کو کرنا بھی منھ کی اوٹ
کہ پردے میں ہو جائے دل لوٹ پوٹ

سحر البیان ایک بہترین مثنوی ہے لہٰذا میر حسن نے ~~[illegible]~~ بزم آرائیوں
کے سلسلہ کا کوئی پہلو چھوٹنے نہیں دیا ہے ۔